وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

الاربعین فی
احکامِ الصلوۃ بالجماعۃ

نمازِ باجماعت کے فضائل واحکام

چالیس احادیث کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ

وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

الاربعین فی احکام الصلوۃ بالجماعۃ

نماز باجماعت کے فضائل واحکام

چالیس احادیث کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

مکتبہ خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم۔ اسلام آباد

نام کتاب: اربعین فی احکام الصلوۃ بالجماعۃ
نماز باجماعت کے فضائل واحکام - چالیس احادیث کی روشنی میں

ترتیب وتحریر: ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

اہتمام: خانقاہ وجامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد

تعداد: 1100

اشاعتِ اول: مئی 2021 بمطابق رمضان المبارک 1442ھ

اللہ کے فضل وکرم، انسانی طاقت وبساط کے مطابق کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تصحیح، طباعت اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ ان شاءاللہ مستقبل میں مزید احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔
اللہ تعالی ہماری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہماری سعی قبول فرمائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بَلَغَ العُلیٰ بِکمالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ

حَسُنَت جَمیعُ خِصالِہٖ

صلّو علیہِ وآلِہٖ

فیضانِ نظر

مجدد العصر، دلیل السُبُل، خزینۃ الاسرار

وارث النبیِ المختار، وسیلۃ الطالبین، نقیب المحبوبین

محبوب السالکین، امام المتقین، وصفوۃ العابدین

جلیس الرحمٰن، الامام الخراسان

حضرت اخوندزادہ پیر **سیف الرحمٰن** مبارک نور اللہ مرقدہ

بنظر کرم

غوث الزمان، محبوب الامام الخراسان، تاج الاولیاء

امام الاتقیاء، زینة الاصفیاء، طبیب ارواحنا وقلوبنا

سیدی و سندی، مرشدی و مولائی، وسیلتنا الی اللہ

شیخ المشائخ شیخ الطریقة

حضرت **میاں محمد السیفی** اطال اللہ حیاتہ

فہرست

تاثرات

استاذالکل رئیس المناطقہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی

صدر مدرس جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفرازالعلوم، ترنول، اسلام آباد

بانی ومتہم دارالعلوم انوارِ رضا، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز باجماعت کے عنوان پر ڈاکٹر سرفراز محمدی سیفی مدظلہ العالی نے انتہائی آسان عبارت میں مکمل عنوان کا مالہ و ماعلیہ اس تفصیل سے دیا ہے کہ ہر مکلف نماز کو باقی کتابوں سے مستغنی کر دیا۔ غالباً قرآن مجید میں کسی بھی ایک مامور بہ حکم پر اکٹھی کی آیات منصوصہ جتنی کہ نماز کے عنوان پر ہیں، کسی اور حکم پر نہیں۔ پھر یہ کہ ایک لفظ کے معانی متعددہ بھی ہو سکتے ہیں بلکہ ہیں قرآن میں لفظ صلوٰۃ بمعنٰی نماز، خدا کی مادی مخلوق اس لفظ کے اس معنٰی پر ایسی متفق ہیں کہ لگتا ہے ساری کائنات اس لفظ کو اس معنی میں لئے ہوئے پریکٹیکلی ارکان مخصوصہ مراد لیتی ہیں۔ اس لئے اس حکم الٰہی میں حکم "تائید" تنبیہ اس طرح منقول ہیں گویا منصوص ہیں۔ آمدم بر سر مطلب کہ نماز باجماعت واجب علی الکفایہ ہوتے ہوئے احادیث

مبارکہ ہیں نبی پاک ﷺ نے اس دونوں کیفیتیں، ایجابی اور سلبی اپنے اپنے نتائج پر مشتمل ہوئے بیان کی ہیں۔

1. نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو چالیس دن کی نمازیں فرضی باجماعت ادا کریگا اور تکبیر تحریمہ میں شرکت کریگا تو اللہ جل جلالہ اس کیلئے دو براتیں (آزادیاں) لکھ دے گا ۔[1] براۃ من النار، [2] براۃ من النفاق۔ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے پاک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نفاق سے بری کر دیتا ہے۔ یعنی اب وہ نہ منافق ہوگا اور نہ ہی اسکو منافقین میں شمار کیا جائے گا۔

2. نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو نماز پر پابندی کریگا اس کی دنیا بھی اچھی اور قیامت بھی اچھی۔ وہ دنیا سے یوں جائیگا کہ گویا اس نے ابھی جنم لیا ہے، گویا گناہ سے پاک صاف بارگاہ لایزال میں حاضری دیگا۔

3. نبی پاک ﷺ نے فرمایا نماز عشاء باجماعت پڑھنے والے کیلئے آدھی رات کا قیام اور یوں ہی اگر اس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی تو آدھی رات کا قیام کا ثواب گویا نماز عشاء اور فجر کی دونوں نمازیں باجماعت ادا کیں تو پوری رات کا قیام شمار ہوگا۔

4. نبی پاک ﷺ نے فرمایا گھر میں نماز پڑھنے سے ایک نماز کا ثواب مسجد میں جماعت کیساتھ پڑھنے سے پچیس اور ایک روایت میں ۲۷ کا ثواب ،بیت المقدس میں ۵۰۰ نمازوں کا ثواب ، مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ،حرم پاک مکہ کرمہ میں ایک لاکھ نماز کا ثواب اللہ عطا فرمائے گا۔

فائدہ نمبر 1: مذکورہ بالا تعداد کا ذکر کمیت (گنتی) ہے۔البتہ کیفیت میں مسجد الحرام اور بارگاہ مسجد نبوی میں گنتی سے کہیں بالا درجوں سے ماوراثواب کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

فائدہ نمبر 2: نماز کے ترک سے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ اور اَلْفَرْقُ بَيْنَ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ وَ الْكَافِرِ الصَّلٰوة

روز محشر کہ جان گداز بود   اولیں پرسش نماز بود

کی روشنی میں ہر صورت نماز نہ قضا ہو، تو ہی نجات کا حقدار ہو گا۔

قبلہ ڈاکٹر صاحب کے مریدین، نسبت والے اور وابستگان اس وقت اپنے دور کے مثالی نمازی ہونے کیساتھ ساتھ احکام شرع کے انتہائی پابند بشمول عامل سنن میں شمار ہیں۔ یہ تربیت کا نتیجہ ہے جو آپ نے انہیں دی جبکہ آپ کی اولاد وامجاد بھی شریعت محمدی کی جزئیات پر انتہائی

استقامت خصوصاً پابندی نماز کی ادائیگی کی مثالیں دکھائی دیتی ہے۔اور ان کی جنم گھٹی میں نماز شامل ہے۔

اس درجہ کے آستانے معاشرے کی اصلاح کیلئے دور حاضر کو درکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس آستانہ عالیہ خانقاہ وجامعہ سرفراز العلوم کو اور بھی زیادہ رشد وہدایت کا مرکز بنائے

آمین ثم آمین

خویدم الطلب دارالعلم
مفتی محمد سلیمان رضوی
دارالعلوم انوارِ رضا، منگٹال، راولپنڈی
20رمضان 1442ھ بمطابق 2مئی 2021

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی **محمد صدیق** ہزاروی سعیدی الازہری

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتادربار لاہور / رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ارشاد خداوندی ہے وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو، نماز باجماعت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور پھر کسی کو مصلی پر کھڑا کر کے ان لوگوں کو گھروں میں جلا دوں جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوتے (مفہوم حدیث)

رسول اکرم ﷺ رحمت اللعالمین ہیں آپ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے تھپڑ تک نہیں مارا اس لئے اس حدیث سے مراد ترغیب و ترہیب ہے اور یہ بتانا مقصود ہے کہ نماز باجماعت اتنی اہم ہے کہ اسے ترک کرنے والا اس قابل ہے کہ اسے اس کے گھر میں نظر آتش کر دیا جائے۔

محترم جناب ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی صاحب زید مجدہ العالی نے نماز باجماعت سے متعلق سرکار دو عالم ﷺ کی چالیس احادیث مبارک جمع کر کے ان سے ثابت ہونے والے احکام سے روشناس کرایا۔

اور الدَّالُّ عَلَى الخَيرِ كَفَاعِلِهِ نیکی کا راستہ بتانے والا خود نیکی کرنے والے کی طرح ہے کہ
مصداق بنے ہیں کتنے خوش قسمت ہیں ڈاکٹر صاحب کہ اپنی مستعار زندگی کا ہر ہر لمحہ صدقہ
جاریہ اور وہ بھی علم و صدق فراہم کرنے میں صرف فرما رہے ہیں۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء

محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری
استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ مرکز معارف اولیاء
دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور
23 شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 07 اپریل 2021

جامع المعقول والمنقول، فضیلۃ الشیخ، سید عمر بن سلیم الدباغ الأعظمی
سابق معلم، جامعہ امام اعظم ابی حنیفہ النعمان اعظمیہ، بغداد، عراق
شیخ الحدیث جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله الذي مدح عباده المواظبين على حضور الصلاة بالجماعات وواعدهم لحسن ما عملوا أفضل الدرجات مع زيادة البركات والصلاة والسلام على سيد السادات ودليل الخيرات سيدنا محمد الذي أُنزل عليه حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وعلى آله وصحبه ذوي المقامات وعلى التابعين لهم بإحسان إلى أن يطوي الله السماوات أما بعد:

فقد ورد في الاثر عن سيد البشر أنه صلى الله عليه وسلم قال: من توضأ للصلاة فاسبغ الوضوء ثم مشى إلى الصلاة المكتوبة فصلاها مع الناس أو مع الجماعة أو في المسجد غفر الله له ذنوبه رواه مسلم

إن لصلاة الجماعة في حياة المسلم أهمية كبيرة تتجلى من خلال الأحاديث التي وردت في شأنها وفي فضائلها وهي آكد الأركان بعد الشهادتين بل هي أكثر ما ورد في القرآن الكريم من العبادات وقد دلت الأحاديث على فضل إقامتها مع الجماعة في المساجد وأن ما يترتبوا على الأجر في إقامتها في المساجد أكثر بكثير مما لو صلاها الناس في البيوت لذا قال عليه الصلاة والسلام تفضل صلاة الفذ في مسجده علي بيته وسوقه بخمس وعشرين درجة

بل قد رتب الشارع الأجر العظيم لمن كثرت الخطاه إلى المسجد لحضور الجماعة فقد ورد في الحديث الشريف له بكل خطوة إلى المسجد حسنة وبالأخرى تحط عنه خطيئة وإن الله يعد له نزلا في الجنة كلما غدا الى المسجد أو راح

اما المشي إلى المساجد في الظلمة فقد رتب عليه الشارع أجرا أكبر وأعظم فقال عليه الصلاة والسلام: بشّر المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة وذلك لأن الناس تتكاسل الحضور إلى المسجد خصوصا عند الظلمة وقت الفجر التي اشارت الآية إلى أنها مشهودة من الملائكة كما قال تعالى: إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

وفوق هذا فإن أجر الذي ينتظر الصلاة في المسجد كأجر الذي يصلي إلى ما هنالك من الأحاديث التي اشارت إلى أن الملائكة تصلي على الصفوف الأولى والأحاديث التي تبيّن أجر من يأتي مبكرا لحضور صلاة الجمعة في المسجد ولكل هذا اهتم الفقهاء بشأن صلاة الجماعة وبينوا حكمها فقالوا: الجماعة سنة مؤكدة شبيهة بالواجب في القوة أي من خلال قوة الأحاديث التي وردت في شأن فضلها والحث عليها والوعيد على تاركها فقد روى الطبراني والإمام أحمد مرفوعًا أنه عليه الصلاة والسلام قال: الجفاء كل الجفاء والكفر والنفاق من سمع منادي الله إلى الصلاة فلا يجيبه وكثير من المشايخ قالوا إن الجماعة فرض كما نقل ذلك الزيلعي

وقد جمع لنا الأخ الفاضل الدكتور محمد سرفراز هذه الباقة العطرة من الأحاديث التي تتعلق بأحكام الصلاة بالجماعة مدلّلا على فضيلتها وعلى جملة من أحكامها بجمعه لهذه الأربعين فجزاه الله خير الجزاء على هذه السلسلة المباركة وجعلها ذخرا له في معاده إنه سميع قريب مجيب

الفقير الى رحمة ربه الأكرم السيد عمر بن سليم الدباغ الأعظمي
الإمام السابق بجامع الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان
الأعظمية بغداد العراق

میزانِ حروف : ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ انوار رضا جوہر آباد، مدیر سوئے حجاز لاہور

نماز باجماعت کی فضیلت و افضیلت کا اندازہ اس امر سے لگانا مشکل نہیں کہ حضور سید عالم و عالمیان ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً[1] (متفق علیہ)

ترجمہ: وہ نماز جو باجماعت ادا کی جائے، اکیلی ادا کی گئی نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔

حضرت شیخ طریقت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی مدظلہ نے نماز باجماعت کے فضائل و احکام کے موضوع پر چالیس ارشادات نبوی ﷺ کو اردو ترجمہ و تشریح اور امامت کے احکام کیساتھ مرتب کر کے زیر نظر نہایت اہم کتاب قوم کو تحفہ دی ہے۔ الحمد للہ ان کا قلم رواں اور انکا انداز عام فہم ہے۔ ہمارے سماج کا ایک مسئلہ یہ ہے آسان لکھنا، مشکل ہو گیا ہے اور کرنل صاحب قبلہ آسان لکھنا جانتے ہیں اسلئے انہیں کچھ مشکل نہیں ہے۔ ہمارے ہاں اکثر با

---

1 مشکوۃ شریف۔ جلد اول۔ نماز کا بیان۔ حدیث 1018

جماعت نماز سے تساہل دیکھنے میں آیا ہے حالانکہ اس حوالہ سے بہت زیادہ اہتمام کی ضرورت ہے فاضل مصنف نے اپنے خانقاہی ماحول کو حقیقی معنوں میں عملاً مدنی ماحول کے تابع کرر کھا ہے۔اوران کے قلب کو یہی خواہش اس کتاب کی تصنیف کا سبب اور ذریعہ بنی۔

امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معروف ہے کہ فجر کی نماز میں ایک روز آپ نے سلیمان بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ کو غیر حاضر پایا تو محسوس کیا وہ مسجد اور بازار کے درمیان قیام رکھتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب دن کو بازار کی طرف جارہے تھے تو حضرت سلیمان بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر دستک دی۔ان کی والدہ شفا تھیں۔آپ نے پوچھا کہ سلیمان فجر کی نماز میں حاضر کیوں نہ تھے خیریت تو تھی؟ جواب ملا کہ رات بھر عبادت میں گزاری اور فجر کی نماز کے وقت نیند کا غلبہ ہو گیا۔اس وجہ سے مسجد نہ جاسکے۔اس پر حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ صبح کی جماعت میں میرا حاضر ہونا شب بھر میرے قیام سے بہتر ہے۔اللہ اکبر

امامت کے باب میں ارشاد نبوی ﷺ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص دوسروں کو نماز باجماعت پڑھائے تو نماز کے دوران قرأت میں تخفیف کرے (مختصر قرأت کرے) کیونکہ مقتدیوں

میں ضعیف، بیمار، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طویل قرأت کرے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔اسی طرح مقتدی کی طرف سے امام کی نسبت عجلت کرنا بھی روا نہیں اس کی سخت وعیدیں موجود ہیں۔

حضرت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی نے اپنی زیر نظر کتاب میں ان احکام و فرامین کو جمع کر کے عوام پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور انہیں بہت عمدہ راہنما کی فراہمی کی ہے۔رب کریم ان کے علم و عمل اور توفیقات میں مزید برکتیں شامل حال فرمائے

غبار راہ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ سہ ماہی انوار رضا جوہر آباد

مدیر ماہنامہ سوئے حجاز لاہور

13 رمضان 1442ھ بمطابق 26 اپریل 2021

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡنِ، الۡمَکِیۡنِ الۡحَنَیۡنِ، الۡکَرِیۡمِ الرَّءُوۡفِ الرَّحِیۡمِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ اَوۡلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَ صُلُحَآءِ مِلَّتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾[1]

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے

علامہ اقبال فرماتے ہیں[2]

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب وخاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرّہ ریگ کو دیا تُونے طلوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جُنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمالِ بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب وجستجو، عشق حضور واضطراب

---

[1] الانبیاء: 107

[2] بالِ جبرئیل، ذوق و شوق

امام بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَفِيْ خُلُقٍ وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

وہ اپنی سیرت میں بھی اور اپنی صورت میں بھی سب انبیائے کرام علیہم السلام سے فائق ہیں اور ان کے علم و کرم میں بھی اُن میں سے کوئی اُن کے ہم پلہ نہیں ہے

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

انبیاء سب ملتمس ہیں تاکہ مل جائے انہیں، ایک جرعہ بحر سے یا قطرہ از ابر کرم

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ[1]

اپنے حد مرتبہ پر سب کھڑے ہیں روبرو، جیسے نقطہ لفظ میں اعراب لفظوں میں بہم

اللہ کی رحمت اور فضل نبی اکرم شفیع مکرم خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں مبعوث ہوئے اور دین اسلام کو ایک وجود میں متشکل فرمایا۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللهِ فَضْلًا كَبِيْرًا[1]

ترجمہ: اور ایمان والوں کو خوشخبری دیدو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے

---

[1] قصیدۃ الکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

حدثنا أنس قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِسْلَامُ عَلَانِيَة، وَالْإِيمَانُ فِي الْقَلْبِ، ثمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى صدرِه: التَّقْوَى هَاهُنَا، التَّقْوَى هَاهُنَا[2]

ترجمہ: اسلام واشگاف ہے اور ایمان کی جگہ انسان کا دل ہے، آپ نے تین مرتبہ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے

اسی دین کے ارکان میں بڑا رکن نماز ہے جسے قائم کرنے کا حکم ہوا۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ[3]

ترجمہ: نماز قائم رکھو۔

فی نفسہ قائم کرنے کا مطلب گویا کہ نماز کو پورے اسلوب سے باجماعت ادا کرنا ہے۔

آج پر فتن دور میں باجماعت نماز کا اہتمام عنقا ہو رہا ہے۔

---

[1] الأحزاب:47

[2] فقد أخرج الإمام أحمد في المسند، وأبويعلى وابن أبي شيبة في المصنف

[3] بنی اسرائیل:78

اللہ عزوجل کی رحمتوں کو سمیٹنے کیلئے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت حاصل کرنے کیلئے، اللہ عزوجل کے درج ذیل فرمان

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا[1]

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

سے خوشہ چینی کرتے ہوئے الاربعین فی أحکام الصلوۃ بالجماعۃ اکٹھی کرنے کی سعی کی ہے جو مرشد کریم کی صحبت اور سنگت اور نگاہ لطف سے تکمیل تک پہنچی۔ اس کاوش کو اپنے مرشدین کرام، والدین کریمین، اساتذہ، محبین متوسلین سالکین، ادارہ ہذا کے اراکین، طلباء اور امت محمدیہ کے نام کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اسے اس جہاں میں موجبِ استفادہ اور آخرت میں توشہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ



الفقیر

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی عفی عنہ

[1] الحشر: 7

جماعت کے فضائل اور احکام - چالیس احادیث

باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

1. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

صَلاَةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جماعت سے نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

2. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي الجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ: إِذَا تَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى المَسْجِدِ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب فَضْلِ صَلاَةِ الْجَمَاعَة

الصَّلاَةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً، إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى، لَمْ تَزَلِ المَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ، مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کا راستہ پکڑتا ہے اور ماسوائے نماز کے اور کوئی دوسرا ارادہ اس کا نہیں ہوتا، تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے اس وقت تک اس کے لیے برابر دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہے۔ کہتے ہیں اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔اے اللہ! اس پر رحم کر اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو گویا تم نماز ہی میں مشغول ہو۔

---

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب فَضْلِ صَلاَةِ الجَمَاعَةِ

3. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

نماز فجر باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

4. أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ، بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (الإسراء: 78)[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جماعت سے نماز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

[2] البخاری، کتاب الأذان، باب فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

بہتر ہے۔اور رات دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم پڑھنا چاہو تو (سورہ بنی اسرائیل) کی یہ آیت پڑھو إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (فجر میں قرآن پاک کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔

5. عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا إِلَى السُّوقِ ـ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ ـ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ أَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ . فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً[1]

حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

[1] موطأ مالك، كتاب صلاة الجماعة

بازار گئے - حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر بازار اور مسجد کے بیچ میں تھا- تو آپ رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ رات کو نماز پڑھتے رہے اور پھر ان کی آنکھ لگ گئ (یعنی ساری رات نماز پڑھنے کے باعث تھکاوٹ کی وجہ سے گھر ہی میں صبح کی نماز پڑھ کر سو گئے)۔ اس پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز میں حاضر ہونا رات کو نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔

6. وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي

ذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ[1]

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ (امان) میں ہے۔ اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ذمے میں خلل ڈالا، اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا۔

نماز فجر اور عشاء باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

7. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ[2]

---

[1] مسلم، کتاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، باب فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ

[2] أبو داود، کتاب الصلاۃ، باب فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو یہ آدھی رات کے قیام کی طرح ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت پڑھیں تو یہ پوری رات کے قیام کی طرح ہے۔

جماعت کا انتظار کرنے کی فضیلت

8. عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ، فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي، ثُمَّ يَنَامُ[1]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے، جو (مسجد میں نماز کے لیے) زیادہ دور سے آئے اور جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو (پہلے ہی) پڑھ کر سو جائے۔

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

9. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا، فَقَالَ: نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ العِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَقَالَ: صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا، قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ[1]

حضرت حمید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی انگوٹھی پہنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! ایک رات آپ ﷺ نے عشاء کی نماز آدھی رات تک مؤخر کردی۔ نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سوچکے ہیں۔ اور تم لوگ اس وقت تک نماز ہی کی حالت میں تھے جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے (یہ بات بیان کرنے کے ساتھ) فرمایا: گویا کہ میں اس وقت (بھی) آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

---

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

10. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى، فَأَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ[1]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں سب سے زیادہ ثواب اس کا ہے جو اس کے لیے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ پھر (اس کے بعد) جو ان (باقیوں) میں سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ اور جو آدمی نماز کا انتظار کرتا ہے تاکہ اسے امام کے ساتھ ادا کرے، اجر میں اس سے بہت بڑھ کر ہے جو (تنہا) نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

[1] مسلم، کتاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، باب فَضْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

جماعت کے لیے جانے پر ہر قدم کا اجر

11. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ سَمِعَ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يُخْرِجُهُ أَوْ قَالَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا إِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً[1]

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی وضو کرے اور اچھی طرح کرے، پھر نماز کے لیے نکلے، اور اُسے صرف نماز ہی نے نکالا، یا کہا اٹھایا ہو، تو جو بھی قدم وہ چلے گا، اللہ اس کے بدلے اس کا درجہ بڑھائے گا، یا اس کے بدلے اس کا ایک گناہ کم کرے گا۔

12. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ[2]

[1] الترمذی، أَبْوَابُ السَّفَرِ، باب مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الأَجْرِ فِي خُطَاهُ

[2] البخاری، کتاب الأذان، باب احْتِسَابِ الآثَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، انھوں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بنو سلمہ والو! کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے؟

13. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، حَدَّثَنِي أَنَسٌ: أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا المَدِينَةَ، فَقَالَ: أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ» قَالَ مُجَاهِدٌ: «خُطَاهُمْ آثَارُهُمْ، أَنْ يُمْشَى فِي الأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو سلمہ والوں نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے مکان (جو مسجد سے دور تھے) چھوڑ دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آرہیں۔ (تاکہ باجماعت کے لیے مسجد نبوی کا ثواب حاصل ہو)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ مدینہ منورہ کو خالی کیا جائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے قدموں کا ثواب نہیں

[1] البخاري، كتاب الأذان، باب احتساب الآثار

چاہتے؟ حضرت مجاہد نے کہا (سورہ یٰسین میں) وآثار ہم سے قدم مراد ہیں۔

یعنی زمین پر چلنے سے پاؤں کے نشانات۔

صبح شام مسجد جانے کی فضیلت

14. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى المَسْجِدِ وَرَاحَ، أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں صبح شام بار بار حاضری دیتا ہے۔ اللہ تعالی جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرے گا، وہ صبح شام جب بھی مسجد میں جائے۔

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

40روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت

15. حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ[1]

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی رضا کے لیے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھی تو اس کے لیے دو قسم کی برأت لکھی جائے گی: ایک آگ سے برأت، دوسری نفاق سے برأت۔

غیر ارادی طور پر تاخیر سے پہنچنے پر جماعت کا اجر ملنا

16. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ طَحْلَاءَ، عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ

---

[1] الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا، أَعْطَاهُ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا[1]

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا (یعنی سنت کے مطابق کامل وضو) پھر (مسجد کی طرف) گیا مگر لوگوں کو پایا کہ وہ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں تو اللہ عزوجل ایسے بندے کو بھی اتنا ہی اجر عنایت فرماتا ہے جتنا کہ اس کو جس نے جماعت میں حاضر ہو کر نماز پڑھی ہو۔ اور یہ ان کے اجروں میں کسی کمی کا باعث نہیں ہوتا۔

اہل جماعت کی تعداد کے مطابق اجر ملنا

17. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

[1] أبو داود، کتاب الصلاۃ، باب فِيمَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا

وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ، فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ، قَالُوا: لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ، قَالُوا: لَا، قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ، وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ، وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى[1]

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد فرمایا: کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ یہ دو نمازیں منافقوں پر سب نمازوں سے بھاری ہیں (یعنی فجر اور عشاء کی نماز) اور اگر تمہیں معلوم ہو کہ

[1] أبو داود، کتاب صلاۃ، باب فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

ان میں کیا کچھ اجر و ثواب ہے تو تم ان میں ضرور آؤ، اگرچہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے۔اور پہلی صف (اجر و ثواب میں) فرشتوں کی صف کی مانند ہے۔ اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو تو اس کے لیے ضرور سبقت کرو۔انسان کی نماز ایک آدمی کے ساتھ زیادہ اجر و ثواب والی ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ اکیلا پڑھے۔ اور اس کی نماز دو آدمیوں کے ساتھ زیادہ فضیلت والی ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ ایک آدمی کے ساتھ مل کر پڑھے۔ جس قدر اہل جماعت کی تعداد زیادہ ہو گی وہ زیادہ پاکیزہ اور اللہ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔

پہلی صف میں کھڑے ہونے کی فضیلت

18. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: المَطْعُونُ، وَالمَبْطُونُ، وَالغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ

يَسْتَهِمُوا لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی، پس اسے راستے سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) راضی ہو گیا اور اس کی بخشش کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں مرنے والے، پیٹ کے عارضے (ہیضے وغیرہ) میں مرنے والے اور ڈوب کر مرنے والے اور جو دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے دب کر مر جائے اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے اور آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں شریک ہونے کا ثواب کتنا ہے اور پھر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو کہ قرعہ ڈالا جائے تو لوگ ان کے لیے قرعہ ہی ڈالا کریں۔ اور اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ظہر کی نماز کے لیے سویرے جانے میں کیا

---

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ

ثواب ہے تو اس کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر یہ جان جائیں کہ عشاء اور صبح کی نماز کے فضائل کتنے ہیں، تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان کے لیے آئیں۔

19. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ، عَنْ أَبِيهِ كَهْمَسٍ، قَالَ: قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ بِمِنًى- وَالْإِمَامُ لَمْ يَخْرُجْ- فَقَعَدَ بَعْضُنَا، فَقَالَ لِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ: مَا يُقْعِدُكَ، قُلْتُ: ابْنُ بُرَيْدَةَ! قَالَ هَذَا السُّمُودُ، فَقَالَ لِيَ الشَّيْخُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كُنَّا نَقُومُ فِي الصُّفُوفِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَوِيلًا قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ، قَالَ: وَقَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا، يَصِلُ بِهَا صَفًّا[1]

---

[1] أبو داود، کتاب صلاۃ، باب فِي الصَّلَاةِ تُقَامُ وَلَمْ يَأْتِ الْإِمَامُ يَنْتَظِرُونَهُ قُعُودًا

حضرت کہمس رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وادی منیٰ میں ہم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور امام نہیں پہنچا تھا، تو ہم میں سے کچھ بیٹھ گئے۔ مجھ سے کوفہ کے ایک شخص نے کہا: تم کیوں بیٹھ گئے ہو؟ میں نے کہا: حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ کیفیت (کھڑے منہ اٹھائے دیکھنا) کوئی اچھی بات نہیں، تو اس شیخ نے مجھ سے کہا: مجھ سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوسجہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تکبیر تحریمہ کہے جانے سے پہلے لمبی دیر تک کھڑے رہا کرتے تھے۔ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ پہلی صفوں سے ملے ہوئے ہوتے ہیں ،اللہ عزوجل ان پر رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور اللہ کے ہاں اس قدم سے بڑھ کر اور کوئی قدم محبوب نہیں جس سے وہ چل کر آتا اور صف کو ملاتا ہے۔

20. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: وقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي النِّدَاءِ، وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلاَّ أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا عَلَيْهِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے، اور وہ اسے قرعہ اندازی کے بغیر نہ پا سکتے تو اس کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔

صف میں دائیں طرف کھڑا ہونے والوں کی فضیلت

21. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ[2]

---

[1] الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الأَوَّلِ

[2] أبوداود، کتاب صلاۃ، باب مَنْ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَلِيَ الإِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ صفوں کے دائیں اطراف والوں پر اپنی رحمت (خاص) نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

باجماعت نماز ادا کرنا نبی اکرم ﷺ کا طریقہ ہے، اسے ترک کرنا گمراہی

22. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً، وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا

يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ[1]

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے روایت کیا، کہا: جس شخص کو حالت اسلام میں کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو، اس پر لازم ہے کہ جس جگہ اذان دی جاتی ہے جہاں ان نمازوں کی حفاظت کرے (وہاں مساجد میں جاکر صحیح طرح سے انہیں ادا کرے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کے لیے سنن ہدیٰ مشروع فرمائی ہیں اور یہ (باجماعت نماز پڑھنا) بھی سنت موکدہ ہے۔ اور اگر تم نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو گے، جیسے یہ جماعت سے پیچھے رہنے والا، اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ کوئی آدمی جو پاکیزگی حاصل کرتا ہے (وضو کرتا ہے) اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کا رخ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے، جو وہ اٹھاتا ہے، ایک نیکی لکھتا ہے، اور اس کے

---

[1] مسلم، کتاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، باب صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى

سبب اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کا ایک گناہ کم کردیتا ہے، اور میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی (بھی) جماعت سے پیچھے نہ رہتا تھا، سوائے ایسے منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا (بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ) ایک آدمی کو اس طرح لایا جاتا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان سہارا دیا گیا ہوتا، حتی کہ صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔

جماعت کو بغیر عذر چھوڑنا جائز نہیں

23. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ، عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ ـ قَالُوا: وَمَا الْعُذْرُ، قَالَ: خَوْفٌ، أَوْ مَرَضٌ ـ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى [1]

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے موذن کو سنا اور اس کی اتباع کرنے میں (یعنی مسجد میں آنے

[1] أبوداود، كتاب الصلاة، باب فِي التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

سے) اسے کوئی عذر مانع نہ ہوا۔ سننے والوں نے پوچھا: عذر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کوئی خوف یا بیماری۔ تو ایسے آدمی کی نماز جو وہ پڑھے گا مقبول نہ ہو گی۔

24. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا[1]

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ آئے، بڑے ہی خفا ہو رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی، جس نے آپ کو غضبناک بنا دیا۔ فرمایا، خدا کی قسم! میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے کسی چیز کو نہیں پہچان رہا مگر یہ کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب فَضْلِ صَلاَةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

جماعت کو ترک کرنے پر سخت وعید

25. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاَةِ، فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ، أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ الْعِشَاءَ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لیے کہوں، اس کے لیے اذان دی جائے پھر کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہوتے) پھر انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے والے لوگ اتنی بات جان

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب وُجُوبِ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ

لیں کہ انھیں مسجد میں ایک اچھے قسم کی گوشت والی ہڈی مل جائے گی یا دو عمدہ کھر ہی مل جائیں گے تو یہ عشاء کی جماعت کے لیے مسجد میں ضرور حاضر ہو جائیں۔

جماعت چھوڑنا منافقیں کا عمل

26. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنَ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ[1]

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا: ساتھیوں سمیت میں نے خود کو دیکھا کہ نماز سے کوئی شخص پیچھے نہ رہتا، سوائے منافق کے، جس کا نفاق معلوم ہوتا یا سوائے بیمار کے اور (بسا اوقات) بیمار بھی دو آدمیوں کے

[1] مسلم، کتاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، باب صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى

سہارے سے چلتا آجاتا یہاں تک کہ نماز میں شامل ہو جاتا۔انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی اور ہدایت کے طریقوں میں سے ایسی مسجد میں نماز پڑھنا بھی ہے جس میں اذان دی جاتی ہو۔

27. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الفَجْرِ وَالعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ، فَيُقِيمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز بھاری نہیں اور اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے (اور چل نہ

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسیٹ کر آتے اور میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ مؤذن سے کہوں کہ وہ تکبیر کہے، پھر میں کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور خود آگ کی چنگاریاں لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لیے نہیں نکلے۔

تارکین جماعت پر شیطان کا مسلط ہونا

28. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ، إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ. قَالَ زَائِدَةُ: قَالَ السَّائِبُ: يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ: الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ[1]

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، فرماتے تھے کہ جس کسی گاؤں یا بستی میں تین فرد بھی ہوں اور ان میں نماز

[1] أبو داود، كتاب الصلاة، باب فِي التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باجماعت کا اہتمام نہ ہو، تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا تم جماعت کو لازم پکڑو۔ بھیڑیا ہمیشہ دور رہنے والی اکیلی بکری ہی کو کھاتا ہے۔ جناب زائدہ بیان کرتے ہیں کہ سائب نے کہا کہ "جماعت" سے مراد باجماعت نماز ہے۔

اذان سننے کے بعد (بغیر عذر یا نماز پڑھے) مسجد سے نکلنا نافرمانی ہے

29. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَأَتْبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هَذَا، فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

حضرت ابو شعثاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ موذن نے اذان کہی، ایک آدمی مسجد سے اٹھ کر چل پڑا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسلسل اس پر نظر

[1] مسلم، کتاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، باب النَّهْيِ عَنِ الْخُرُوجِ، مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

رکھی حتی کہ وہ مسجد سے نکل گیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص، یقیناً اس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

دو یا دو سے زائد افراد کا جماعت ہونا

30. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَمْرِو بْنِ جَرَادٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ[1]

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو یا دو سے زائد افراد جماعت ہیں۔

31. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا[2]

---

[1] ابن ماجة، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاثنان جماعةٌ

[2] البخاری، کتاب الأذان، باب اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کا وقت آجائے تو تم دونوں اذان دو اور اقامت کہو، پھر جو تم میں بڑا ہے وہ امام بنے۔

صفوں کو سیدھا کرنا

32. حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمِ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ[1]

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صفوں کے درمیان ایک طرف سے دوسری طرف کو چلتے جاتے۔ (اس اثناء میں) آپ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے:

[1] أبو داود، کتاب صلاۃ، باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

آگے پیچھے مت ہو، ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف آجائے گا۔ اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اللہ عزوجل پہلی صفوں میں آنے والوں پر رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

33. حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي شَجَرَةَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ لَمْ يَقُلْ عِيسَى بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ[1]

[1] أبوداود، کتاب صلاۃ، باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صفوں کو درست کرلو، کندھوں کو برابر رکھو، درمیان میں فاصلہ نہ رہنے دو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم بن جاؤ۔ راوی حدیث عیسیٰ بن ابراہیم نے بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ (اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں) کے لفظ بیان نہیں کیے۔ اور شیطان کے لیے خلا نہ چھوڑو۔ جس نے صف کو ملایا، اللہ اسے ملائے اور جس نے صف کو کاٹا اللہ اسے کاٹے۔

34. حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الجَعْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ[1]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں اپنی صفوں کو برابر کرلو، نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارا منہ الٹ دے گا (یعنی مسخ کردے گا)۔

---

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

35. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ نماز کے لیے تکبیر کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اقدس ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ اپنی صفیں برابر کر لو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

اگلی صفوں کو پہلے پورا کرنا

36. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب إِقْبَالِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ[1]

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: (پہلے) پہلی صف کو پورا کرو پھر جو صف اس کے بعد ہو۔ اور جو کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہو۔

37. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ[2]

[1] أبوداود، کتاب صلاۃ، باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

[2] النسائی، کتاب الإمامة، باب كَيْفَ يُقَوِّمُ الإِمَامُ الصُّفُوفَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تکبیر تحریمہ کہنے سے قبل) ایک سرے سے دوسرے سرے تک صفوں کے درمیان چلا کرتے تھے۔ ہمارے کندھوں اور سینوں کو ہاتھوں سے پکڑ پکڑ کر سیدھا کرتے اور فرماتے تھے: آگے پیچھے کھڑے نہ ہو ورنہ تمھارے دل ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں گے (ان میں پھوٹ پڑ جائے گی)۔ اور فرماتے تھے: تحقیق اللہ تعالیٰ اگلی صفوں کے لیے خصوصی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور اس کے فرشتے ان کے لیے خصوصی رحمتیں طلب کرتے ہیں۔

38. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلاَةِ. قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حَلَقًا فَقَالَ: مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ. قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَلاَ تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا. فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ

وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ[1]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز میں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں، جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں؟ نماز میں پر سکون رہو۔ انہوں نے کہا: پھر آپ (ایک اور موقع پر) تشریف لائے اور ہمیں مختلف حلقوں میں بیٹھے دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تمہیں ٹولیوں میں (بٹا ہوا) دیکھ رہا ہوں؟ پھر (ایک اور موقع پر) تشریف لائے تو فرمایا: تم اس طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے جس طرح بارگاہ الٰہی میں فرشتے صف بستہ ہوتے ہیں؟ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟

---

[1] مسلم، کتاب الصَّلَاةِ، باب الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ

آپ نے فرمایا: وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

39. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً[1]

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتے ان کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور جو شخص صف کا شگاف پر کرے گا، اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کر دے گا۔

[1] ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

مردوں کا آگے کھڑا ہونا

40. حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین صف آخری ہے جبکہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بدترین صف پہلی ہے۔

[1] مسلم، کتاب الصَّلاۃِ، باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ مِنْهَا وَالاِزْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِنَ الإِمَامِ

جماعت اور امامت کے مسائل

جماعت کا معنی اور مفہوم

جماعت کا لغت میں معنی ہے کسی گروہ کا جمع ہونا۔

اصطلاحِ شریعت میں جماعت سے مراد مسلمانوں کا مل کر نماز ادا کرنا ہے یعنی جماعتِ صلاۃ۔ جماعت کے لیے جمعہ کے علاوہ کم از کم دو آدمی کافی ہیں، ایک امام دوسرا مقتدی۔

جماعت کے وقت آگے کھڑا ہونے والے کو امام کہتے ہیں اور پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مقتدی۔اور جو شخص تنہا نماز پڑھتا ہے اس کو منفرد کہتے ہیں۔

جماعت کا حکم

عاقل، بالغ، قادر مرد پر پنجگانہ نمازوں کے لیے جماعت سنّت موکدہ ہے بعض علماء اسے فرض اور بعض واجب بھی کہتے ہیں۔ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ۔نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔

خواتین کے لیے کسی جماعت میں شرکت کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اپنے گھروں

میں نماز پڑھنا افضل ہے کہ:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قُلْتُ: لِعَمْرَةَ أَوَ مُنِعْنَ، قَالَتْ: نَعَمْ[1]

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آج عورتوں میں جو نئی باتیں پیدا ہو گئی ہیں اگر رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ لیتے تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ، قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي، قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ[2]

---

[1] صحیح البخاری، اذان کا بیان

[2] صحیح البخاری، جمعہ کا بیان

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ تھیں جو فجر اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لیے مسجد میں آیا کرتی تھیں۔ ان سے کہا گیا کہ آپ مسجد میں کیوں جاتی ہیں باوجود اس علم کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ جانتے ہیں اور وہ غیرت محسوس کرتے ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا: پھر وہ مجھے منع کیوں نہیں کر دیتے؟ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی وجہ سے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکو۔

جماعت کا حکمِ قرآنی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ[1]

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

[1] البقرۃ، 2:43

نمازِ جمعہ کے لیے جماعت شرط ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ

اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَيۡعَ‌ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ[1]

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو،

شانِ منصبِ امامت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اجْعَلُوا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فَإِنَّهُم وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ[2]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بہترین (صالح) لوگوں کو اپنے امام بناؤ کہ بیشک وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان تمہارے سفیر ہیں۔

---

[1] الجمعة، 62:9

[2] الدارقطني، كتاب الجنائز

عَنِ مَرْثَدِ بن أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ صَالتُكُمْ، فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ، فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ[1]

ترجمہ: حضرت مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ (جو کہ بدری صحابی ہیں) سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں یہ پسند ہے کہ تماری نمازیں قبول ہوں تو چاہیے کہ تمہارے بہترین (صالح)لوگ تمہاری امامت کریں۔ کیونکہ بیشک وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان تمہارے سفیر ہیں۔

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ-صلی اللہ علیہ وسلم- فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا وَصِلُوا الَّذِى بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِى السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوا وَتُنْصَرُوا وَتُجْبَرُوا

[1] الدارقطنی، کتاب الجنائز

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هَذَا فِي يَوْمِي هَذَا فِي شَهْرِي هَذَا مِنْ عَامِي هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا أَوْ جُحُودًا بِهَا فَلاَ جَمَعَ اللهُ لَهُ شَمْلَهُ وَلاَ بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ أَلاَ وَلاَ صَلاَةَ لَهُ وَلاَ زَكَاةَ لَهُ وَلاَ حَجَّ لَهُ وَلاَ صَوْمَ لَهُ وَلاَ بِرَّ لَهُ حَتَّى يَتُوبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ أَلاَ لاَ تَؤُمَّنَّ امْرَأَةٌ رَجُلاً وَلاَ يَؤُمَّنَّ أَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا وَلاَ يَؤُمَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا إِلاَّ أَنْ يَقْهَرَهُ بِسُلْطَانٍ يَخَافُ سَيْفَهُ وَسَوْطَهُ[1]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی جناب میں توبہ کرو، اور مشغولیت سے پہلے نیک اعمال میں سبقت کرو، جو رشتہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے اسے جوڑو، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کو خوب یاد کرو، اور خفیہ و اعلانیہ طور پر زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرو،

[1] سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

تمھیں تمہارے رب کی جانب سے رزق دیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری گرتی حالت سنبھال دی جائے گی، جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ اس مقام، اس دن اور اس مہینہ میں فرض کیا ہے، اور اس سال سے تا قیامت فرض ہے، لہٰذا جس نے جمعہ کو میری زندگی میں یا میرے بعد حقیر و معمولی جان کر یا اس کا انکار کر کے چھوڑ دیا حالانکہ امام موجود ہو خواہ وہ عادل ہو یا ظالم، تو اللہ تعالیٰ اس کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دے اور اس کے کام میں برکت نہ دے، سن لو! اس کی نماز، زکاۃ، حج، روزہ اور کوئی بھی نیکی قبول نہ ہو گی، یہاں تک کہ وہ توبہ کرے، لہٰذا جس نے توبہ کی اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا، سن لو! کوئی عورت کسی مرد کی، کوئی اعرابی (دیہاتی) کسی مہاجر کی، کوئی فاجر کسی مومن کی امامت نہ کرے، ہاں جب وہ کسی ایسے حاکم سے مغلوب ہو جائے جس کی تلوار اور کوڑوں کا ڈر ہو۔

عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ، قَالَ أَحْمَدُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ:

لَا يُصَلِّي لَكُمْ، فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَعَمْ، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ، قَالَ: إِنَّكَ آذَيْتَ اللهَ وَرَسُولَهُ[1]

ترجمہ: حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (احمد کہتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں) کہ ایک شخص نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دیکھ رہے تھے، جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص اب تمہاری امامت نہ کرے، اس کے بعد اس نے نماز پڑھانی چاہی تو لوگوں نے اسے امامت سے روک دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، (میں نے منع کیا ہے)، صحابی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: تم نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے۔

[1] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ

شرائط امامت

امامت کی شرائط چھ ہیں جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے: شروط صحة الإمامة للرجال الأصحاء ستة أشياء[1]

1. اسلام یعنی مسلمان ہونا۔ کافر و مشرک کے پیچھے نماز درست نہیں۔
2. عاقل ہونا
3. بالغ ہونا۔ نابالغ لڑکے کے پیچھے بالغ کی نماز درست نہیں خواہ تراویح و نوافل ہی ہوں۔
4. مذکر (مرد) ہونا۔ مرد کی اقتدا عورت یا خنثیٰ مشکل کے پیچھے درست نہیں۔
5. قرأت، یعنی بقدر جوازِ نماز قرآن یاد ہونا۔
6. صحیح ہونا یعنی عذرات سے بچا ہوا ہونا۔ صحیح (غیر معذور) کی اقتدا معذور کے پیچھے درست نہیں۔

شرائط اقتدا

امام کی اقتداء صحیح ہونے کے لیے مندجہ ذیل شرائط ہیں[1]

1. نیت اقتدا یعنی مقتدی کو امام کی متابعت کی نیت کرنا۔ مرد امام کو عورتوں کی امامت کی نیت کرنا عورتوں کی نماز صحیح ہونے کے لئے شرط ہے لیکن جمعہ و عیدین میں یہ شرط نہیں ہے،
2. مقتدی کا امام سے آگے نہ ہونا،
3. اتحادِ نماز، یعنی امام اور مقتدی کی نماز ایک ہی ہو جیسے ظہر کی نماز اسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے (نفل پڑھنے والے کی نماز فرض پڑھنے والے کے پیچھے بھی درست ہے)،
4. اتحادِ مکان، امام اور مقتدی کے مکان کا ایک ہونا،
5. امام اور مقتدی کے درمیان عام راستہ (سڑک) نہ ہونا،
6. بڑی نہر درمیان میں نہ ہونا، جس نہر میں کشتیاں گزر سکیں اور اس پر پل وغیرہ کے بغیر گزر نہ ہو سکے وہ نہر بڑی ہے
7. کوئی بڑا میدان یعنی خالی جگہ امام اور مقتدی کے درمیان دو صفوں سے زیادہ کوئی شے کا حائل نہ ہونا،

---

[1] نور الإیضاح ونجاۃ الأرواح

8. مقتدی پر امام کا حال مشتبہ نہ ہونا، اگر امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کا حال مقتدی کا معلوم ہو خواہ امام یا مقتدیوں کو دیکھ کر ہو یا امام یا مکبر کی تکبیر کی آواز سن کر ہو تو اقتدا درست ہے خواہ دیوار یا منبر وغیرہ درمیان میں حائل ہوں،

9. امام اور مقتدی کے درمیان عورتوں کی صف کا حائل نہ ہونا اور نہ ہی بلا حائل عورت کا مرد کے ساتھ کھڑے ہونا،

10. امام کی نماز کا مقتدی کے مذہب پر صحیح ہونا اور مقتدی کا اپنے گمان میں اس کو صحیح سمجھنا،

11. مقتدی کا ارکان نماز میں امام کے ساتھ شریک ہونا یعنی ہر رکن کو امام کے ساتھ یا اس کے بعد متصل ہی ادا کرنا

12. ارکان کی ادائگی میں مقتدی کا امام کے مثل یا اس سے کم ہونا اگر امام اشارے سے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی رکوع و سجود سے تو چونکہ مقتدی کا حال امام سے قوی ہے اس لئے اقتدا درست نہیں۔

جن کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے

1. فاسقِ معلن ،ایسا شخص جو علانیہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو یا گناہِ صغیرہ پر اصرار کرے، یعنی عادت بنالے۔[1] جیسے شرابی، جواری، زانی، سود خور وغیرہ اور داڑھی منڈانے یا کٹا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا۔
2. بد عقیدہ یا بدعتی جبکہ اس کی بد عقیدگی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔

جن کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے

غلام، جاہل، گنوار، ولد الزنا (حرامی)، اندھے، کم عقل، فالج زدہ اور برص، لنگڑے ،ایک ہاتھ والے کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے، لیکن اگر ایسا مرد ہی مستحق امامت ہوں تو کراہت نہیں۔

نماز میں اسبال کا حکم

کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا اسبال کہلاتا ہے اور یہ مکروہ ہے، نہ صرف نماز کے اندر، بلکہ نماز کے باہر بھی منع ہے۔ جو شخص اسبال کرے، اس کے پیچھے نماز مکرہ ہے۔

[1] حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب الامامة، فصل فی بیان الاحق بالامامة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہو گا۔

نوٹ: اس حدیث میں اسبال کرنے کا ذکر مطلقاً آیا ہے، تکبر کرنے کی قید نہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ. فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ[2]

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے میری پنڈلی کے گوشت کا حصہ یا اپنی پنڈلی کے گوشت کا حصہ پکڑ کر فرمایا کہ تہبند باندھنے کی جگہ یہ ہے اور اگر تم نیچے تک لٹکانا چاہو تو کچھ اور نیچے تک

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب اللباس، باب ما أسفل من الكعبين فهو فی النار

[2] اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب اللباس

کرلو اور اگر مزید نیچے کرنا چاہو تو لنگی کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں ہے (یعنی ٹخنوں کو لنگی نہ چھپائے)۔

عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِیَ عَنِ الإِزَارِ، فَقَالَ أَنَا أُخْبِرُكَ بِعِلْمٍ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِى النَّارِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِى النَّارِ لاَ يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن کے ازار پہننے کی ہیئت اس کی دونوں پنڈلیوں کے درمیان تک ہے، پنڈلی سے ٹخنوں تک کے مابین کسی بھی حصہ تک پہننے میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص پر نظر شفقت نہیں فرمائے گا جس نے از راہ تکبر اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹا۔

---

[1] اخرجه المالك فى الموطأ، كتاب اللباس

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے

تمام حاضرین میں سے جس میں امامت کے سب سے زیادہ اوصاف پائے جائیں اس کو امام بنانا چاہیئے لیکن بادشاہ اسلام کے ہوتے ہوئے کسی اور کو اس کی اجازت کے بغیر حق امامت نہیں ہے، اس کے بعد والی پھر قاضی پھر مسجد کا امام معین یا گھر میں صاحب خانہ جب کہ امامت کا اہل ہو ہر حال میں مقدم ہو گا۔

امامت کے لئے سب سے مقدم وہ شخص ہے جو:

1. عالم ہو یعنی نماز کے مسائل سب سے زیادہ جانتا ہو اگرچہ دوسرے علوم میں کم ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ اس کے اعمال اچھے ہوں اگر اس میں دو آدمی برابر ہوں تو جو
2. زیادہ قاری ہو اور قرآن مجید قواعد کے مطابق زیادہ صحیح پڑھتا ہو پھر جو
3. زیادہ پرہیزگار ہو یعنی حلال و حرام میں شبہ سے بھی بچتا ہو
4. پھر جو عمر میں زیادہ ہو یعنی اسلام کی حالت میں زیادہ عرصہ سے ہو
5. پھر جو اخلاق میں زیادہ اچھا ہو

6. پھر جو خوبصورتی میں زیادہ ہو اس سے مراد تہجد زیادہ پڑھنے والا ہے کیونکہ اس سے چہرے پر خوبصورتی زیادہ آتی ہے اور یہ جماعت کی کثرت کا سبب ہے

7. پھر جو حسب میں زیادہ ہو

8. پھر جو نسب میں یعنی خاندان کے لحاظ سے زیادہ شریف ہو مثلاً سید اور لوگوں پر مقدم ہے

نماز میں مسنون قراءت

سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل۔

مفصل: حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصّے ہیں:

1. **طوال مفصل:** سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک

2. **اوساط مفصل:** سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک

3. **قصار مفصل:** سورۂ لم یکن سے آخر تک۔

ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔[1]

وتر میں مسنون قرأت اور اس کے بعد کے اذکار

نمازِ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى، دوسری میں قُلْ يا أَيها الْكَافِرُونَ، اور تیسری میں وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھنا سنت ہے۔

نمازِ وتر کے بعد ۲ مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ آہستہ اور پھر تیسری مرتبہ باآواز بلند سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ اور پھر رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ کہنا سنت ہے۔

عن ابی بن کعب قال قال کان رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوترُ بثلاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى، وقُلْ يا أَيها الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، ويقنتُ قبلَ الركوعِ، فإذا سَلَّمَ قال: سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، يمُدُّ بِها صَوْتَه فی الآخرةِ يقول رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ[2]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھا کرتے جن میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور قُلْ يا أَيها الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ

---

[1] رد المحتار

[2] الدارقطنی فی السنن، کتاب الوتر، باب فضیلۃ الوتر

اللہُ أَحَدٌ پڑھتے، اور رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھتے، جب فارغ ہو جاتے تو

تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے، اور آخری مرتبہ کھینچ کر پڑھتے اور آخر

میں رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھتے۔

نماز کے بعض اہم مسائل کی وضاحت

ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا

تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد مرد ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مردوں کے لیے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو سنت قرار دیتے ہیں اور امام مالک و شافعی و احمد رحمہم اللہ سے بھی ایک ایک قول ایسا منقول ہے۔ ناف کے نیچے باندھنے میں یہ حکمتیں بھی نظر آتی ہیں کہ ایک تو فطرت کے مطابق ہے کہ ہاتھ اس سے نیچے تو باندھے ہی نہیں جا سکتے یہاں خود بخود ہاتھ رکھے جاتے ہیں روک کر رکھنا نہیں پڑتا جیسا کہ سینہ پر۔ دوسرا یہ کہ سینہ پر باندھنے سے کہنیاں ادھر ادھر نکل کر جماعت میں ساتھ کھڑے نمازیوں کی تکلیف کا باعث بھی ہونگی اور نمازی اچھی طرح مل کر بھی کھڑے نہ ہو سکیں گے۔ ممکن ہے جن روایات میں سینے پر باندھنے کی بات ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انفرادی نماز ہو۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ[1]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو ناف کے نیچے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے دیکھا۔

ابن ابی شیبہ کی یہ روایت صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اسی بات کو ابو داود نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے:

عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَخْذُ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ[2]

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاۃ، أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

[2] ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب وضع الیمنی علی الیسریٰ فی الصلاۃ

ترجمہ: حضرت ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی کو ناف کے نیچے رکھا جائے (کہ یہ سنت ہے)۔

جب ہتھیلی پر ہتھیلی رکھ کر ہاتھوں کو آزاد چھوڑیں تو زیر ناف ہی رکھتے ہیں۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رضی الله عنه : قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ[1]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ[2]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

---

[1] رواہ ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب وضع الیمنی علی الیسریٰ فی الصلاۃ والسنن دارقطنی

[2] سنن البیہقی الکبری، کتاب الصلاۃ، باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلاۃ من السنۃ

نوٹ : ایک روایت کو جب دوسری روایات سے تقویت مل رہی ہے تو ضعیف کہنا نا قابل سماعت ہے خاص کر جب عقیدہ نہیں ایک (سنت) عمل ثابت کیا جا رہا ہو۔

امام بخاری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ اليَدَ اليُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ اليُسْرَى فِي الصَّلاَةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ لاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھیں۔ (روای) ابو حازم نے کہا مجھے معلوم ہے یہ بات نبی ﷺ سے منقول ہے۔

امام بخاری میں اس روایت کے علاوہ اس مسئلہ پر کوئی دوسری روایت نہیں جبکہ اس روایت میں سینہ یا ناف کی کوئی تعین نہیں، ہاں ہاتھ اگر ناف کے نیچے بھی باندھیں تو بھی ایک ہاتھ دوسرے کی کلائی پر آجاتا ہے کہ کلائی ہاتھ سے نیچے تک ہے۔ احناف کے معمول میں زیرِ ناف ہاتھ کلائی پر ہی ہوتا ہے۔ باقی حضور ﷺ سے مشہور

[1] البخاری، کتاب الاذان باب وضع الیمنی علی الیسریٰ فی الصلوٰۃ

احادیث بخاری و مسلم وغیرہ میں جو نماز کے طریقے کے متعلق ہیں ان میں اس کا ذکر تک نہیں۔ لہذا اس عمل پر طرفین کو شدت ظاہر کرنے کی قطعاً حاجت نہیں۔

سینے پر ہاتھ باندھنے پر امام شافعی بھی صحیح حدیث سے استدلال فرماتے ہیں جس پر احناف کا عمل اس طرح ہے کہ عورتیں سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ لہذا احناف کا عمل سینہ اور زیرِ ناف دونوں احادیث پر ہے کہ مرد زیرِ ناف اور عورتیں سینہ پر ہاتھ باندھ کر عمل کر لیتی ہیں۔

فاتحہ خلف الامام

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اس طرح ہے کہ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ہر نمازی کیلئے واجب ہے اگر ترک ہوئی تو سجدہ سہو کے بغیر نماز نہیں ہو گی۔ لیکن جب نمازی مقتدی ہو (یعنی امام کے پیچھے ہو) تو جہری و سرّی نماز دونوں میں وہ قرأت نہیں کرے گا، اس لئے نہیں کہ فاتحہ پڑھنا لازم نہیں رہا بلکہ اس لئے کہ جب امام مقتدی کا نمائندہ ہے تو امام کی قرأتِ فاتحہ مقتدی کی فاتحہ تصور کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا قُرِیَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ[1]

ترجمہ: اور جب پڑھا جائے قرآن تو کان لگا کر سنو اسے اور چُپ ہو جاؤ تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔

تفسیر ابن عباس، تفسیر مدارک اور تفسیر خازن وغیرہ نے اس آیت کی یہی تفسیر بیان کی کہ جب نمازی امام کے پیچھے ہو تو خاموشی سے پوری تلاوت سننے کا پابند ہے۔ اور خاموش رہنا اس پر لازم ہے تفسیر مدارک میں اسی آیت کے تحت ہے:

وجُمْھُوْرُ الصَّحابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھم علٰی أنَّہُ فی اسْتِماعِ الْمُؤْتَمِّ

ترجمہ: جمہور صحابہ (یعنی صحابہ کی اکثریت) اس رائے پر تھے کہ یہ آیت مقتدی کی (قرأت امام کی) سماعت کے متعلق ہے۔

تفسیر خازن میں اسی جگہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو امام کے ساتھ قرأت کرتے سنا تو بعد از نماز فرمایا کہ ابھی تک تم نے اس آیت کو نہیں سمجھا یعنی وَاِذَا قُرِیَ الْقُرْاٰنُ۔

---

[1] الأعراف، 7:204

علامہ بیضاوی رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا کہ اس آیت کے الفاظ اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کے قرأت کو (خاموشی سے) سننا واجب قرار دیا جائے۔

لہذا واضح ہوا کہ یہ آیت خاص مقتدی پر سماعت کو لازم کرنے اور خاموش رہنے کے لئے نازل ہوئی باقی نماز کے علاوہ بھی احترام سے قرآن سننے کا استحباب اس آیت کے عموم سے ظاہر ہے۔اس آیت کے تحت چند باتیں بالکل واضح ہیں۔

1. وَاِذَا قُرِیَ الْقُرْاٰنُ (جب قرآن پڑھا جائے تو) سورۃ الفاتحہ بھی قرآن کریم کا حصہ ہے لہذا امام فاتحہ بھی شروع کر دے تو سماعت خاموشی سے چپ رہ کر کرنا ہر مقتدی پر بحکمِ خداوندی لازم ہے۔اگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے پر کسی کو اتفاق نہ بھی ہو تو اللہ تعالٰی کے فرمان سے تو اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔

2. فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ کا لفظ مقتدی پر لازم کرتا ہے کہ وہ ہمہ تن گوش ہو کر قرآن کو سنے اور سمجھے اگر آپ نے اس کو فاتحہ پر لگا دیا تو کیا سماعت اور فہم مکمل ہو سکے گا؟ یقیناً نہیں۔

3. وَاَنۡصِتُوۡا کا لفظ تقاضا کرتا ہے کہ قرآن کو سنیں اور چپ بھی رہیں۔ اگر اپنی فاتحہ پڑھنے کی اس دوران کوشش کی تو چپ رہنے کے حکم کے خلاف ہو گا۔

4. چوتھی بات یہ ہے کہ آخری الفاظ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ہیں کہ امام تلاوت کرے تم چپ رہ کر سنو تم پر رحم بھی کیا جائے گا۔

اسی مسئلہ پر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا جُعِلَ الۡإِمَامُ لِيُؤۡتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنۡصِتُوا[1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو خاموشی سے سنو۔

یہاں مطلق قرأت کا لفظ ہے جس میں فاتحہ کی قرأت بھی شامل ہے۔

---

[1] النسائی، ابن ماجہ کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ابوداؤد

عَنْ جابرٍ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ القُرْآنِ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الإِمَامِ، هذا حديثٌ حسنٌ صحيح[1]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ایک رکعت بھی نماز پڑھی اور اس میں فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو تو (اس حالت میں فاتحہ نہ پڑھے)۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ[2]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قرات ہی مقتدی کی قرات ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الإِمَامِ، فَقَالَ: لَا، قِرَاءَةَ مَعَ الإِمَامِ فِي شَيْءٍ[1]

---

[1] الترمذی، أبوابُ الصَّلاَةِ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ إِذَا جَهَرَ الإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

[2] ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، رقم 850

ترجمہ: حضرت عطاء ابن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: امام کے ساتھ کسی قسم کی قرأت بالکل نہیں (یعنی نہ سری نمازوں میں نہ جہری)۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: أَتَقْرَءُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ فَسَكَتُوا فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوا إِنَّا لَنَفْعَل قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا[2]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے نماز پڑھائی تو رخِ زیبا لوگوں کی طرف فرمایا اور پوچھا: کیا جب امام قرأت کرتا ہے تو تم بھی ساتھ کرتے ہو؟ تین مرتبہ پوچھا تو صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں، ہم قرأت کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ کیا کرو۔

---

[1] مسلم، کتاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، باب سجود التلاوۃ

[2] الطحاوی، باب القرأۃ خلف الامام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قال صَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِأَصْحَابِهِ صَلاَةً نَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ فَقَالَ: هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، قَالَ رَجُلٌ أَنَا، قَالَ: إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی، (راوی کہتے ہیں:) ہم گمان کرتے ہیں کہ فجر کی نماز تھی، پھر پوچھا: کیا تم میں سے میرے ساتھ ساتھ کوئی قرأت کر رہا تھا؟ تو ایک صحابی نے اعتراف کیا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہتا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں قرآن سے جھگڑ رہا ہوں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ أَوْ أَيُّكُمُ الْقَارِئُ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا، فَقَالَ: قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا[2]

---

[1] سنن ابن ماجۃ، کتاب إقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، 5/46

[2] مسلم کتاب الصلوۃ باب نھی الماموم عن جھرہٖ

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر کی (سرّی) نماز پڑھائی تو ایک صحابی نے دوران قرأت حضور ﷺ کے پیچھے اپنی قرأت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى فرمائی، نماز سے فراغت پر حضور ﷺ نے فرمایا: میرے پیچھے کون قرأت کر رہا تھا، تو پڑھنے والے نے بتایا: میں! آپ نے فرمایا: مجھے یوں محسوس ہوا کہ تم میں سے کوئی میری قرات میں خلل ڈال رہا تھا۔

حرفِ آخر

نماز، فرائض اسلام یعنی ارکان اسلام کی عبادات میں سے حسین عبادت ہے۔ رسول کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومن کی معراج ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ [1]

ترجمہ: بیشک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہو گیا۔

اصل کامیابی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بعد ہی ہے کہ جس سے حقیقت نماز ملتی ہے۔ جب جسم کا قبلہ کعبۃ اللہ ہو اور دل اپنے کعبہ و امام یعنی رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو، اپنی چاہت کا مرکز و محور آپ ﷺ کی ذات مبارک کو بنالے تب ہی خالص اخلاص سے اتباع ہو گی اور صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (ترجمہ: ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے دیکھتے ہو) (بخاری) کا مصداق ہو گی۔ اب اس کی حالت ظاہراً ہی نہیں بلکہ باطناً بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کی ہو گی۔ اس حالت میں اس کی روح کا قبلہ اور امام کلام اللہ ہو گا کیونکہ روح کلام اللہ کے تابع ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ارواح

---

[1] الأعلى: 14

انسان سے فرمایا تھا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، تو ارواح نے جواباً عرض کیا تھا: بلیٰ (بے شک تو ہی ہے)۔ یہ کیفیت اسے سب سے کٹ کر اللہ تعالیٰ سے لگائے گی۔ اب انسان خالصتاً متوجہ الی اللہ ہو گا۔ اب اس کا دل قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللهِ کا مصداق ہو گا۔ یہ کیفیت کامل محبت رسول ﷺ کے طفیل حاصل ہو گی۔ اس طرح اطاعت عبادت ہی نہیں حقیقت عبادت کا روپ اختیار کرتی ہے اور یہ شیخ کامل کی نسبت و صحبت سے ممکن بنتا ہے۔ ہم نے اپنے شیوخ حضرت مجدد عصر حاضر محبوب سبحان، جلیس الرحمٰن، امام خراسان آخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت غوث جہاں، طبیب روحاں، پروردہ امام خراسان، تاج الاولیاء، شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں محمد سیفی اطال اللہ حیاتہ کو سفر حضر میں نماز کو با جماعت ہی پڑھتے دیکھا ہے۔

اللہ کریم ہمیں ایسی صحبت میں رکھے تا کہ قیامت میں جب سامنے جائیں تو سرخرو ہو جائیں۔ سالک کے لئے کامل محبت اور صحبت شیخ ہی کامل محبت و اطاعت رسول اللہ ﷺ کا ذریعہ بنتی ہے۔ جو اسے حقیقت نماز سے مشرف بناتی ہے۔

نماز کیسا تحفہ ہے کہ جب چاہو ڈائریکٹ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوکر جو چاہو مناجات کرو اور بلا معاوضہ مانگو۔

جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ المُؤْمِنِ، يَكْرَهُ المَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ[1]

[1] البخاری، کتاب المقدمات، باب المجاهدة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے

میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں اس تحفہِ معراج کا حقیقت میں حق ادا کرنے والا بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اظہار تشکر

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

جو شخص بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا (بھی) شکر ادا نہیں کرتا۔

میں اس کام میں اپنے تمام معاونین کا بے حد شکر گزار اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شان کے مطابق صلۂ عظیم، حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت اور اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی قربتیں، رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے

بالخصوص اپنی جامعہ کے مفتی پروفیسر ڈاکٹر محمد معظم فراز محمدی سیفی، اور مولانا محمد یوسف محمدی سیفی، ہمارے جامعہ کی ڈنمارک برانچ کے متہم مفتی طارق محمد امین محمدی سیفی، مولانا محمد کامران محمدی سیفی، مولانا حافظ حمزہ علی محمدی سیفی،

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر اور دین پر استقامت عطا فرمائے۔

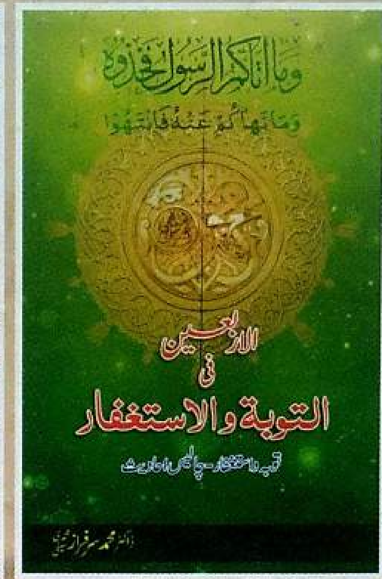
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ الْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ

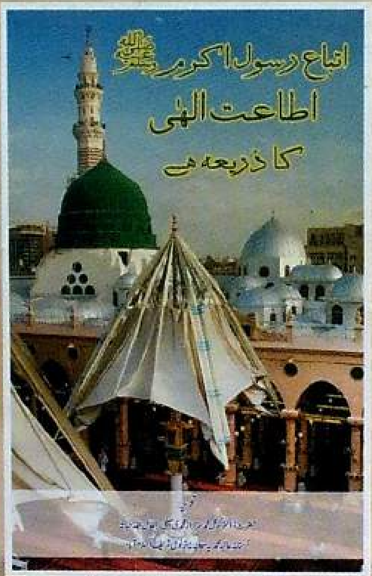
آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

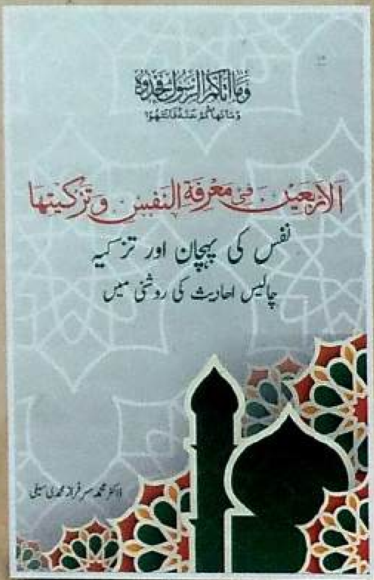
ادارہ ھذا کی دیگر تصانیف

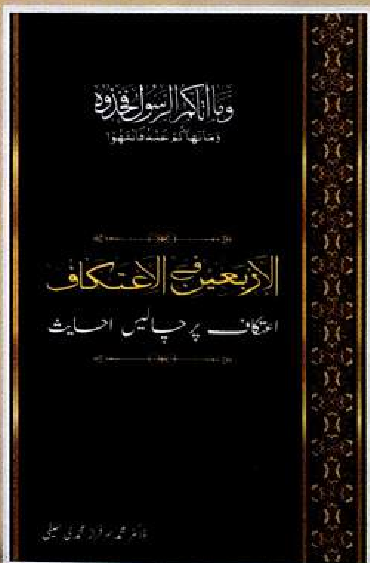
سلسلہ اربعینات

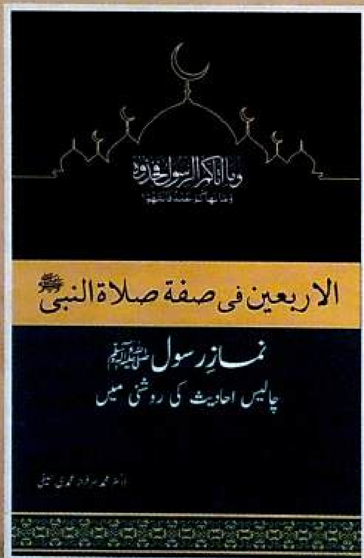
ادارہ ہذا کی دیگر تصانیف

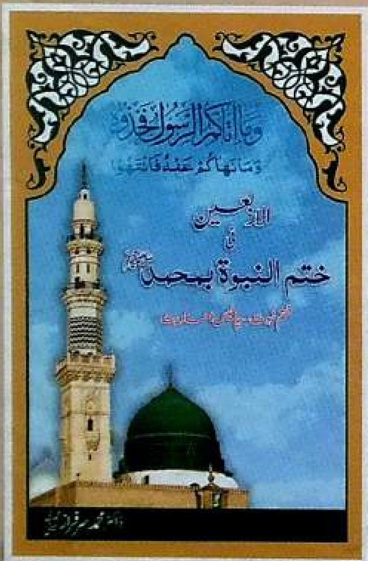












خانقاہ وجامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم ۔ اسلام آباد